قاذف کی شہادت توبہ کے بعد مقبول ہے

از عبدالغفار حسن
رکن اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان

قذف کا لغوی معنی ہے پھینکنا، اس کی اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ ایک ... دوسرے انسان پر یہ الزام لگائے کہ اس نے وطی کی ہے۔ یا اسے ولدالزنا قرار دے۔ یا ایسا الزام لگائے کہ اگر شہادتوں سے ویسا ہونا ثابت ہوجائے۔ تو اس پر حد واجب ہوجائے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ الزام واضح اور صریح ہو۔

اب جو الزام لگانے والا یعنی جو قاذف ہے اس کی توبہ کے بعد اس کی شہادت کے قبول ہونے یا نہ ہونے میں اختلاف ہے۔

جمہور علماء اور فقہاء و محدثین مثلاً امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور دوسرے اکابرین کے نزدیک قاذف کی شہادت توبہ کے بعد قبول ہوگی یہی مسلک راجح ہے۔

لیکن حنفیہ کے نزدیک مردود ہوگی خواہ وہ توبہ بھی کر لے۔ اور یہ ایک مرجوح مسلک ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے

۱۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے

والذین یرمون المحصنت ثم لم یا تو اباربعة شہداء فاجلدوھم ثمانین جلدة، ولاتقبلوا لھم شھادةً ابداً، واولئک ھم الفاسقون، الا الذین تابوامن بعد ذلک واصلحو، فان اللہ غفور رحیم

امام ابوحنیفہ کے نزدیک جو معطوف اقرب ہے اس کا استثناء ہوگا۔ یعنی توبہ کے

بعد اس پر فسق کا حکم نہیں لگایا جائے گا- باقی رہا شہادت کا قبول نہ ہونا تو یہ سزا باقی رہے گی-

۲- قرآن مجید میں آتا ہے

ولا تقبلوا لهم شهادةً ابداً---

(ابداً) کا مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ کیلئے وہ مردود الشہادۃ ہے خواہ توبہ بھی کر لے-

۳- حدیث شریف میں ہے

لاتجوز شهادة خائن ولا خائنة ولا محدود فی الاسلام

قاذف بھی محدود ہے لہذا اس کی گواہی جائز نہیں-

پہلی دلیل کا جواب یہ ہے کہ اقرب، معطوف اور تمام معطوفات دونوں کا احتمال ہے- لیکن یہاں پر توبہ کے بعد شہادت قبول کی جائے گی- یعنی یہ استثناء دونوں حکام کو شامل ہوگا یعنی قاذف، فاسق بھی نہیں رہے گا اور اس کی شہادت بھی قبول ہوگی- اس کی وجہ یہ ہے کہ جب وہ فاسق نہیں رہا تو پھر شہادت رد کیسے ہوگی-؟

دوسری بات یہ ہے کہ کافر یا زانی توبہ کر لیں تو سب کے نزدیک ان کی شہادت قبول ہوگی- تو قاذف کا گناہ اتنا بڑا کیسے ہو گیا کہ اس کی شہادت قبول نہ ہو-

تیسری بات یہ ہے کہ قرآن مجید میں کئی نظائر ایسے ملتے ہیں- جہاں (الاّ) سے قبل تمام معطوف مستثنیٰ ہوئے ہیں- مثلاً

والذين لايدعون مع الله الهاً آخر، ولا يقتلون النفس التى حرم الله الا بالحق ولايزنون، ومن يفعل ذلک يلق اثاما، يضاعف له العذاب يوم القيامة، ويخلد فيه مهانا، الا من تاب وامن و عمل عملاً صالحاً فاولئک يبدل الله سيئاتهم حسنات، وكان

الله غفوراً رحیما۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ صرف استثناء (الاّ) سے پہلے جتنے گناہ بیان کئے گئے ہیں۔ وہ توبہ کی وجہ سے معاف ہوجائیں گے اور عذاب ٹل جائے گا۔

اس طرح ایک دوسری مثال ہے

انما جزاء الذین یحاربون الله و رسولہ و یسعون فی الارض فساداً، ان یقتلوا اویسلبوا اوتقطع ایدیھم و ارجلھم من خلاف، ذلک لھم خزی فی الدنیا ولھم فی الاخرة عذاب عظیم۔ الا الذین تابوا من قبل ان تقدروا علیھم۔۔ (سورة المائده)

یہاں (الاّ) سے پہلے چار مطوف بیان کئے گئے ہیں۔ یعنی چار قسم کی سزائیں بیان کی گئی ہیں۔ یہ چاروں برقرار رہیں۔ صرف قریب مذکور معطوف خاص نہیں کیا گیا۔

ساتھ یہ بھی واضح رہے کہ اگر مقذوف قاذف پر حد جاری ہونے سے پہلے فوت ہو جائے یا عدالت میں پیش ہونے سے قبل توبہ کر لے تو اس صورت میں حنفیہ کے نزدیک اس کی شہادت قبول کی جائے گی۔

اسی بناء پر امام شافعی نے کہا ہے کہ یہ عجیب بات ہے کہ حد جاری ہونے سے قبل تو قاذف مقبول الشہادۃ ہو۔ اور حد جاری ہونے کے بعد مردود الشہادۃ ہو جائے۔ حالانکہ حدود کفارہ شمار ہوتی ہیں۔

باقی رہا دوسری دلیل یعنی (ابداً) سے استدلال۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے جیسا کہا جاتا ہے

لاتقبل شہادۃ الکافر، مادام کافراً۔۔

اسی طرح یہاں بھی یہ بات ہو گی

لاتقبل شهادة القاذف مادام قاذفاً۔۔

اس کی تائید میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول موجود ہے کہ جب چند آدمیوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ پر زنا کی تہمت لگائی۔ لیکن وہ چار گواہ نہ لاسکے تو ان پر حد جاری کی گئی اور توبہ کے بعد ان کی شہادت قبول کی گئی۔ مثلاً شبل بن معبد اور نافع بن حارث دونوں کی شہادت توبہ کے بعد قبول کرلی گئی۔ ان کے الفاظ یہ ہیں تقریباً (من اکذب نفسہ تقبل شہادۃ۔۔)

تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو تفسیر القرطبی، مجلد سادس ج۱۴ص۱۸۱ سورۃ النور)

اس مسلک کے قائلین یہ ہیں۔ حضرت عمرؓ، حضرت ابن عباسؓ کما فی البیہقی، عبداللہ بن عتبہ، عمر بن عبدالعزیز، سعید بن جبیر، طاؤس، مجاہد، الشعبی، عکرمۃ، الزہری، سفیان الثوری رضوان اللہ علیہم

(۳)۔ استدلال حنفیہ بحدیث لاتجوز شہادۃ خائن ولا خائنۃ ولا محدود فی الاسلام۔ قال الترمذی لایصح قال ابوزرعۃ۔ منکر (فتح الباری ج۵ ص۵۷)

ایک مشہور حدیث میں ہے

التائب من الذنب کمن لاذنب لہ (ابن ماجہ، الزہد۔ (ذکر التوبہ) اذا ازال النفس تقبل شہادتہ والجملۃ الاخیرہ تعلیل لعدم قبول التوبۃ

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

بقیہ : فتاوی

۵۔ عقیقہ کا گوشت فقراء دوست احباب، دیگر رشتہ دار وغیرہ سب کو دیا جاسکتا ہے۔ یہ فقراء وغیرہ کے ساتھ خاص نہیں۔ اور دوسروں کو دینے کے ساتھ کچھ نہ کچھ خود بھی کھایا جاسکتا ہے۔

هذا ما عندنا والله اعلم بالصواب